ناول : بند دروازے

مصنفہ :ماریا ریاض

اردو ناولز بلاگز

اردو ناولز بلاگز کی طرف سے پیشکش

ناول "اردو ناولز بلاگز" کی ویب سائٹ کا حصہ ہے اور قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا گیا ہے ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے
آپ کو اعلی معیار اور اردو ادب فراہم کیا جائے-
براہ کرم اس pdf کو صرف ذاتی مطالعے کے لیے استعمال کریں اس کے بغیر اجازت تقسیم، کاپی یا کسی اور پلیٹ فارم پر
اپلوڈ کرنا سختی سے منع ہے-
اگر آپ ہمارے ساتھ اپنی تحریریں شیئر کرنا چاہتے ہیں یا کوئی تجاویز دینا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں-:

ویب سائٹ: urdunovels.blog
ای میل: urdunovelsblogs@gmail.com
انسٹاگرام: @urdu_novels.blog
فیس بک: fb.com/urdunovelsblogs

آپ کی رائے ہمارے لیے اہم ہے!

بند دروازے

مصنفہ : ماریا ریاض

4 :قسط نمبر

"نظروں کی پہلی دستک"

حویلی کا صحن شام کے وقت کا نرم سا نور دیواروں پر لٹکتی بیلیں پرانے درختوں کے نیچے بچھے کالین۔

وہاں اکثر تہمینہ اور صفیہ شام کے وقت چائے پیتی ہیں۔ یہ بچپن میں ایک دوسرے کی بہت اچھی سہیلیاں بھی رہی ہیں۔ تہمینہ اکثر اپنی امی کے ساتھ ان کے گھر رہنے آتی تھی۔تب سے صفیہ کو یہ معلوم تھا کہ تہمینہ سکندر خان کو بہت پسند کرتی ہے۔اس کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ تہمینہ کی شادی سکندر خان سے ہو گئی ہے۔ وہ بہت سمجھدار کمپرومائز کرنے والی ہر مسئلے میں مصلحت سے کام لینے والی اور سکندر خان کو اور اس کے غصے کو سمجھنے والی ہے۔

صفیہ کے واپس آنے کے بعد ان میں ویسے ہی دوستی تو نہیں تھی پر تہمینہ صفیہ کا بہت خیال رکھتی تھی اور مہر النساء سے بھی پیار کرتی تھی وہ یہ جانتی بھی تھی کہ سکندر خان صفیہ سے ناراض ہے اور اس کو شاید کبھی معاف نہیں کرے گا پھر بھی وہ اپنا فرض ادا کرتی تھی اس طرح صفیہ کو بھی اپنی ماں کی کمی کا احساس ان 16 سالوں میں نہیں ہوا۔

گلشن خانم چائے لے کر آتی ہیں اتنے میں عنایہ اور مہرو بھی وہاں آجاتی ہیں۔ صفیہ کیا بات ہے عنایہ آج تم بہت اداس لگ رہی ہو کچھ ہوا ہے۔ نہیں نہیں انی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ وہ میں اور مہرو سوچ رہی تھی کہ۔

تہمینہ تم بتاؤ مہرو کیا بات ہوئی ہے وہ مامی جان ہم نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا ہے پر ماموں جان اور نانا جان اجازت نہیں دیں گے آپ کو تو پتہ ہے ماموں جان مجھے اور امی کو پسند نہیں کرتے اور نانا جان تو لڑکیوں کے پڑھنے کے سخت خلاف ہے پر میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں اپنی امی کا سہارا بننا چاہتی ہوں میں نہیں چاہتی میری امی آپ سب پر بوجھ بن کر رہیں۔

یہ تو تم نے پرایوں والی بات کر دی ہم نے کبھی بھی تمہیں پرایا نہیں جانا بلکہ اپنی بیٹی مانا ہے۔ تم میرے لیے عنایہ اور مہر کی طرح ہو۔

مہرو میں نے تمہیں کہا تھا نا ہم اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے۔

!پر امی

پر ور کچھ نہیں تم بس اس چیز کو بھول جاؤ۔

انٹر تک تم نے پڑھ لیا ہے یہ بہت ہے۔

اب یہاں سے دور یونیورسٹی میں تمہیں جانے کے لیے کوئی اجازت نہیں دے گا۔

پرانی ہم پڑھنا چاہتے ہیں۔پہلے بھی مہر آپی کا ابو نے رشتہ طے کر دیا ہے اور ان کو پڑھنے بھی نہیں دیا گے۔

سکندر بھائی اس بات کی ہر گز اجازت نہیں دیں گے۔

شاید اس بات کی مجرم بھی میں ہوں ان کے ساتھ جو ہوا اور جو ابا کے ساتھ میں نے کیا وہ ہر گز بھی اس گھر کی بیٹیوں کو باہر جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

امی اب آپ یہ بات نہ کیا کریں آپ واپس آئیں آپ نے نانا جان سے ماموجان سے معافی مانگی اور اب ہم ویسے ہی زندگی گزار رہے ہیں جیسی وہ چاہتے ہیں۔

پر یہ تو ہمارا حق ہے۔

یہاں حق کی بات نہیں عزت کی بات کی جاتی ہے یہاں بیٹیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا حق نہیں ہوتا بس وہ عزت کے نام پر پالی جاتی ہیں اور پھر بیادی جاتی ہیں اپنی مرضی کے لڑکے کے ساتھ یہاں پر تو لڑکی کو یہ حق بھی نہیں ہوتا کہ وہ اپنی مرضی سے اپنا ہمسفر چن سکے جس کے ساتھ وہ اپنی مرضی سے اپنے طریقے سے زندگی گزار سکے ہاں میں نے کی تھی کوشش اور مجھے کیا ملا کیا صلہ ملا وہ خواب جو میں نے دیکھے تھے ایک خوشگوار زندگی کے اپنی بیٹی کے لیے کہ میں اس کو ویسا بناؤں گی اس کو ہر چیز دوں گی جو اس کا حق ہے اپنے باپ سے بغاوت کی اور اس بغاوت کی سزا میں اب یہاں ان کی نظروں کے سامنے ایک زندہ لاش بن کر گزار رہی ہوں میں نہیں جاتی کہ اب میرے بابا جان کو تمہاری وجہ سے کچھ سہنا پڑے۔

امی یہ صحیح نہیں ہے۔

یہاں کچھ صحیح اور غلط نہیں ہوتا یہاں بس حکم صادر کیے جاتے ہیں اور ان کی پاسداری میں سر جھکا کر ہم جیسی قیدی وہی کرتی ہیں جو مالک کا حکم ہوتا ہے۔

انی اب ایسی بھی باتیں نہ کریں ہم تو امید لے کر آئے تھے کہ آپ اور امی کچھ کریں گی ہمارے لیے۔

میں تو شاید کچھ نہ کر سکوں پر تہمینہ بھائی سے بات کر سکتی ہے اور شاید ان کو منا بھی سکتی ہے۔

تم لوگوں کو پتہ تو ہے میں نے بہت مشکل سے سکندر خان کو منایا تھا کہ تم لوگوں کو انٹر تک پڑھنے دیا جائے۔

پر مامی جان اپ آپ ماموں جان سے بات تو کریں شاید وہ مان جائیں۔

گلشن خانم میری چائے کمرے میں لے اؤ یہ کہہ کر صفیہ وہاں سے چلی جاتی ہے۔

عنایہ اور مہرو بھی منہ لٹکا کر وہاں سے اٹھ جاتی ہیں۔

صبح سویرے دروازے پر زور زور سے دستک ہوتی ہے عنایہ اٹھ جاؤ ہمیں دیر ہو رہی ہے ہمیں نکلنا ہے۔

کیا ہے بھائی آپ تو سونے بھی نہیں دیتے یہاں اس قید خانے میں انسان اپنی مرضی سے سو بھی نہیں سکتا۔

اٹھ جاؤاور مہرو کو بھی اٹھادو ہمیں شہر نکلنا ہے۔

امی جان اور مہر گاڑی میں تم لوگوں کا انتظار کر رہی ہیں۔

اور ابا کا حکم ہے کہ شام سے پہلے ہمیں ساری شاپنگ کر کے واپس گھر انا ہے اب تم جلدی کرو گی یا میں ابا کو بلا کے لاؤں۔

مہرو اٹھ جاؤاور جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں شہر کے لیے نکلنا ہے۔

مہرو اور عنایہ جلدی جلدی تیار ہو کر گاڑی میں اکر بیٹھتی ہیں۔۔

امی جان بھائی نے تو سونے بھی نہیں دیا آج اتنی بھی کیا جلدی تھی ہم چلے ہی جاتے۔

تمہارے ابا کا حکم ہے کہ ہمیں جلدی واپس انا ہے رات میں مہر کے سسرال والے گھر ارہے ہیں اور تمہیں پتہ تو ہے شادی والے گھر میں سو کام ہوتے ہیں اور تمہیں پھر بھی سونے کی پڑی ہوئی ہے۔

راشد خان چھوٹی تم گھر اکر دل بھر کر سولینا۔

مہرو چپ چاپ یہ سب سن رہی تھی اور دل ہی دل میں یہ سوچ رہی تھی کہ کاش وہ اپنے ابا کے پاس ہوتی اور اس کے ابا اسے یونیورسٹی جانے کی اجازت دیتے۔

مہرو وہ دیکھو بادل کتنے پیارے لگ رہے ہیں لگتا ہے آج بارش ہو گی۔

ہاں عنایہ لگتا ہے آج بہت زیادہ بارش ہو گی۔

راشد خان فرنٹ شیشے سے چپکے چپکے مہرو کو دیکھتا رہا اور اسی طرح سفر گزر گیا۔

مہر یہاں تو موسم بالکل ہی مختلف ہے گاؤں میں بارش اور شہر میں گرمی۔

چلو اب جلدی سے نکلو اور یاد سے ساری چیزیں جو لسٹ میں نے بنوائی تھی ہر چیز ہم نے آج ہی لے کر واپس جانا ہے پھر شاید ہی شہر کا چکر ! ہاں بیٹا لگے۔

مہر اور تہمینہ بیگم آگے نکل جاتی ہیں پیچھے سے عنایہ مہرو کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ کھینچ کر فوڈ کارنر کی طرف لے جاتی ہے۔

مہرو چلو نا دیکھو میں نے صبح سے ناشتہ نہیں کیا اور مجھے پتہ ہے تم نے بھی نہیں کیا پہلے کچھ کھاتے ہیں پھر چلیں گے امی لوگوں کے پاس۔

ٹھیک ہے بھائی چلو جلدی سے ارڈر کر و نہیں تو راشد بھائی اجائیں گے اور ان کی ڈانٹ الگ سنی پڑے گی۔

راشد خان بھی تھوڑا سا سخت تھا پر اپنے ابا کی طرح نہیں وہ مہرو کو بچپن سے ہی پسند کرتا ہے پر وہ اس کو اپنا بڑا بھائی سمجھتی ہے۔

urdunovelsblog

کھانا کھانے کے بعد مہرو اور عنایہ دونوں فوڈ کارنر سے نکل آتی ہیں راستے میں عنایہ کو یاد آتا ہے اس کا والٹ وہیں رہ گیا ہے وہ مہرو کو کہتی ہے تم یہاں انتظار کرو میں ابھی والٹ لے کے ائی۔

مہرو جوس کا گلاس پکڑے ادھر ادھر کے چکر لگا رہی ہوتی ہے۔

اسی دوران ایک دم سے اس کی ٹکر ہو جاتی ہے اور مہرو کا جوس سامنے والے شخص کے کپڑوں پر گر جاتا ہے۔

ائی ایم سوری مجھے معاف کر دیں مجھے پتہ نہیں چلا میں صاف کر دیتی ہوں رکے نا۔

نہیں نہیں محترمہ چھوڑ دیں۔

مہرو نظر اٹھا کر دیکھتی ہے اور بس ایک لمحے کے لیے اس کی نظر اس پر ٹھہر جاتی ہے۔

وہ پہلی نظر، جیسے وقت تھم سا گیا
آنکھوں نے آنکھوں سے کیا کچھ کہہ دیا

خاموش لمحے میں ایک شور سا تھا
دل کی دھڑکن نے اک نیا نام لے لیا

urdunovelsblog

نہ لفظ بولے، نہ کوئی وعدہ ہوا
بس ایک نظر نے سب کچھ سنا دیا

جیسے صدیوں کا فاصلہ مٹ گیا ...وہ پل
اک اجنبی، دل کا شناسا بن گیا

رکے ہوئے جذبے، بہکنے لگے
خاموش آنکھیں بھی کچھ کہنے لگیں

چہرہ وہی تھا، پر پہچان نئی

اک نگاہ نے کہانی بدل دی وہی

اب یادوں میں بس وہ لمحہ رہے گا

!جب آنکھوں نے پہلی بار آنکھوں کو چھوا تھا

اٹس اوکے میم میں خود صاف کر لوں گا۔

اتنے میں عنایہ اجاتی ہے اور مہرو سے پوچھتی ہے تم اتنی گھبرائی ہوئی سی کیوں لگ رہی ہو کیا ہوا ہے یہاں۔

تمہیں آج ہی ناشتہ کرنا تھا یہاں سے تمہارے ناشتے کے چکر میں۔ جوس کا گلاس ان پر گر گیا۔

ان پر کس پر۔

کہیں تم نے بھائی پر تو جوس نہیں گرا دیا اب گئے اب ان کے غصے سے مجھے کون بچائے گا۔

نہیں نہیں ان پر نہیں وہ جو تمہیں جاتے ہوئے نظر

ارہے ہیں ان پر۔

اچھا اچھا وہ ہینڈسم سالڑکا یار کتنا پیارا ہے ہائے اس کی تو کتنی دیوانی ہوں گی۔ اور اوپر سے کتنا پیار الگ رہا ہے مجھے تو لگتا ہے کوئی وکیل ہے۔

اچھا اچھا اب بس بھی کرو چلو یہاں سے جلدی۔

ہاں ہاں چلو چلو مہرو نہیں تو امی کے غصے سے ہمیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔

شکر الحمدللہ سب کچھ ہو گیا اور ہم اللہ کے فضل سے وقت پر گھر بھی آ گئے چلو لڑکیوں اب جا کے یہ سارا سامان اپنے کمرے میں رکھواؤں اور کھانے کا بندوبست کرو مہمان آتے ہی ہوں گے۔

مہرو تم کچھ اداسی لگ رہی ہو کیا ہوا ہے نہیں امی بس سفر کی وجہ سے تھک گئی ہوں آپ کو تو پتہ ہے مجھے شہر جانا اور یہ سب شاپنگ کرنا پسند نہیں کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ فریش ہو جاؤ پھر میں کھانا لگواتی ہوں۔

urdunovelsblog

نہیں امی ہم کھانا کھا کر آئے ہیں مجھے بھوک نہیں اور ویسے بھی آپ اب باہر مت جائیں باہر مہر اپا کے سسرال والے ارہے ہیں اور آپ کو تو پتہ ہے ماموں جان کو آپ کا وہاں ہونا اچھا نہیں لگے گا۔

ہاں ویسے بھی مجھے خود اچھا نہیں لگتا کہ میں ان کے سامنے اؤاور میری وجہ سے مہر کو باتیں سننی پڑیں۔

امی جان ماموں ایسے لوگوں میں مہر آپا کا رشتہ کیوں کر رہے ہیں مجھے تو وہ آچھے نہیں لگے۔

پتہ ہے ان کی ساس بہت عجیب سی ہیں۔

عنایہ بتارہی تھی انہوں نے سب کچھ اپنی مرضی سے لیا ہے اور مہر آپا سے پوچھا بھی نہیں ان کو کیا پسند ہے۔

اور اوپر سے ان کی نندان کو عجیب عجیب باتیں کرتی ہے کہ بھائی کو یہ نہیں پسند وہ نہیں پسند۔

امی ہم لڑکیوں کے اپنی کوئی زندگی نہیں ہوتی باپ کے گھر ہو تو یہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے اور شوہر کے گھر چلے جاؤ تو شوہر کے گھر والوں کے مطابق زندگی گزارنی پڑتی ہے کیا ہمارا کوئی گھر نہیں ہوتا ہمارا کوئی گھر نہیں ہماری کوئی زندگی نہیں ہے۔ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ ایسا تو کہیں نہیں ہوتا پھر یہاں کیوں۔

یہی ہمارا نصیب یہی ہمارا مقدر ہے۔

نہیں امی یہ ہمارا نصیب نہیں اور نہ ہی ہمارا مقدر ہے انسان اپنی قسمت خود لکھتا ہے اور جب ہمارا دین ہمیں ہر چیز کی اجازت دیتا ہے تو یہ انسان کیوں نہیں ہے۔

مہرو بہت وقت ہو گیا ہے تم جا کر سو جاؤ مجھے بھی نیند ارہی ہے۔

مہرو پلنگ پر لیٹے چھت کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے اچانک سے عنایہ آتی ہے کیا دیکھا جارہا ہے لگتا ہے پہلی نظر بھا گئی ہے لگتا ہے کسی کا اثر ہماری مہرو پر ہو گیا ہے۔

کیا بات کر رہی ہو تم تو ہر وقت ایسے ہی باتیں کرتی رہا کرو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

نہیں نہیں ایسا ہی ہے۔

خدا کا خوف کھاؤ اگر کسی نے سن لیا اور نانا جان اور ماموں جان کے کانوں تک ایسی بات چلی گئی تو ہمارا گھر سے باہر نکلنا بھی محال ہو جائے گا پھر تو ہم قید میں ہی مر جائیں گے۔

اور یہ جو ہم خواب دیکھ رہے ہیں ناپڑھنے کے یہ بھی پورے نہیں ہو سکیں گے۔

پر کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ شہزادہ آئے اور تمہیں یہاں سے اڑا کر لے جائے۔

عنایہ کون سا شہزادہ میں تو اسے جانتی بھی نہیں کہ وہ کون تھا پر تھا وہ بہت ڈیسنٹ۔

urdunovelsblog

اچھا اچھا ڈیسنٹ ہینڈ سم بھی تھا مجھے تو وہ دور سے جاتا کوئی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

آج کل کے دور میں شہزادے کہاں ہوتے ہیں۔

اچھا یہ تو بتاؤ تم لوگوں کی کیا بات ہوئی۔

ارے بات کیا ہونی تھی۔

پھر بھی اب ایسا تو نہیں ہے۔

نہیں اس نے تو بس اٹس اوکے میم کہا اور وہ جلدی میں تھے شاید چلے گئے۔

میم بھی کہا تمہیں یار تم کتنی لکی ہو ہمارے تو کسی ایسے ہینڈ سم لڑکے کے ساتھ کبھی ٹکر نہیں ہوئی۔

اچھا اب بس بھی کرو سو جاؤ تم صبح بہت کام

ہے۔

ہاں کام سے یاد آیا امی کو بھی منانا ہے سب سے بڑا کام تو وہ ہے۔

مہر وا گر ہم بھائی سے بات کرے تو کیسا رہے گا۔

نہیں نہیں راشد بھائی ان سے نہیں۔

اچھا ٹھیک ہے ویسے بھی ابھی رزلٹ آنے میں بہت وقت پڑا ہے اس سے پہلے کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔

عنایہ باتیں کرتے کرتے سو جاتی ہے۔

اور مہرو کروٹ بدل کر اپنی سوچوں کی دنیا میں گم ہو جاتی ہے۔

نہ چاہ کر بھی اس شخص کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہے کہ آخر وہ کون تھا اتنا ڈیسنٹ انسان جس نے اس پر غصہ نہیں کیا اس کو ڈانٹا نہیں اور جس کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ سب بھول گئی۔یہی سوچتے سوچتے مہر و اپنی خوابوں کی دنیا میں گم ہو گئی اور پتہ بھی نہیں چلا کب سو گئی۔

دوسری طرف وہ نوجوان خوبرو ڈیشنگ پرسنلٹی آخر وہ شخص کون تھا۔-----------

! ہے جس کی تمنا وہ آرزو ہو تم

urdunovelsblog